السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے والد محترم نے وفات سے چند روز پہلے وصیت کی کہ اپنے ماموں سے کوئی میل جول نہ رکھیں۔ تعلقات منقطع رکھیں۔ اگر تم نے ان سے دوبارہ تعلقات استوارکیے تو میں تمہیں قیامت کے دن معاف نہیں کروں گا۔ ان کی وفات کے بعد (گھریلو مجبوری کی وجہ سے) صلح ہوگئی۔ کیاان کی وصیت کی خلاف ورزی کرناگناہ تو نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وصیت کے پورا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسلام کے قانونِ وصیت کی حدود میں ہو۔ قرآن وسنت کے احکام سے ہٹ کر کی جانے والی وصیت ناقابل نفاذ نہیں ہوتی۔ مثلاً کوئی وصیت کرے کہ اس کی قبر پکی بنائی جائے تو اس کی وصیت کو پورا نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ خلافِ شریعت ہے، شریعت نے پکی قبر بنانے سے منع کیا ہے۔ اس طرح قطع رحمی کی وصیت بھی غیر شرعی ہے جو کہ آپ کے والد مرحوم نے کی ہے۔اپنے والد کی اس لغزش کی معافی کے لیے ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں۔

قرآن مجید کے مطابق وصیت کو پورا کرنا ضروری ہے مگر وصیت غلط ہو تو اسے پورا نہیں کرنا چاہیے۔ اس سلسلے میں درج ذیل آیات مدنظر رکھیں:

فَمَن بَدَّلَهُ بَعدَ ما سَمِعَهُ فَإِنَّما إِثمُهُ عَلَى الَّذينَ يُبَدِّلونَهُ إِنَّ اللَّهَ سَميعٌ عَليمٌ ﴿١٨١﴾ فَمَن خافَ مِن موصٍ جَنَفًا أَو إِثمًا فَأَصلَحَ بَينَهُم فَلا إِثمَ عَلَيهِ إِنَّ اللَّهَ غَفورٌ رَ‌حيمٌ ﴿١٨٢﴾ ... سورة البقرة

''تو جو شخص وصیت سننے کے بعد بدل دے، اس کا گناہ بدلنے والے پر ہی ہوگا۔ یقیناً اللہ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔ ہاں جو شخص وصیت کرنے والے کی جانب داری یا گناہ کی وصیت کر دینے سے ڈرے تو وہ ان میں آپس میں اصلاح کرادے تو اس پر گناہ نہیں، اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

نماز جنازہ کے مسائل، صفحہ:417

محدث فتویٰ